کرونا وائرس

شاہدرے شہر پہ کے
لوح یہ لگائی ہے
یہ وبا جو پھیلی ہے
کرب ہے، تباہی ہے

سب رہو مقید اب
گھر کے ایک کونے میں
منہ کو باندھ کپڑے میں
ہاتھ آب پونے میں

جانتے ہو ، پھیلے ہے؟
ہاتھ یہ ملانے سے
جان کھینچ لیتی ہے
پیار یہ بڑھانے سے

چھینک گر جو آ جائے
چھوت بن کہ لگتی ہے
لگ گئی وبا گر تو
بس ہلاک کرتی ہے

آوَ اب تو سَر جوڑیں
چال ایسی چلتے ہیں
یوں وبا نہ جائے گی
خود کو ہم بدلتے ہیں

اب نہ کوئی بچہ بھی
ماں کے پاس جائے گا
پیار مانگ لے من تو
خود کو آزمائے گا

مسجدیں مقفل ہوں
یاد دل میں رب کی ہو
بات وہ ہی اچھی ہے
خیر جس میں سب کی ہو

گر کوئی پڑوسی جو
مر گیا تو مرنے دو
سب جو خوف سے بلکیں
کیا کریں ہیں ڈرنے دو

کاروبارِ دُنیا اب
اک گناہ کبیرہ ہے
بھوکے پیٹ سونا تو
فقر کا وطیرہ ہے

بانٹنے جو سُکھ دُکھ ہوں
فون کا سہارا ہے
یہ علوم کا ہم پر
کرم ڈھیر سارا ہے

اب نہ کوئی رشتہ ہو
مرغزارِ الفت میں

فاصلے ہی اچھے ہیں
اِس جہانِ عجلت میں

عِلم یُوں بھی پیشہ ہے
تندہی بھی لازم ہے
بند کر دو عُرف و علم
عقل کو یہ جاذم ہے

وائرس یہ کیسا ہے
سارس کے یہ جیسا ہے
اور کہاں سے آیا ہے
چین نے بنایا ہے

کب سے سوچتا ہوں میں
اب عذاب چینی ہیں
اس کے ہر مداوا میں
ادویہ ہی چینی ہیں

خواب ہے جو غفلت کا
اُس سے گر جگانا ہو
کیا وبا ہو جو آئے
قوم گر بنانا ہو

گر خُدا نے بھیجی ہے
یہ وبا زمانے کی
کیوں نہ سعئ محکم ہو
اُس کو ہی منانے کی

فرد عہد کر لے اب
ہر حکم بجا لاؤں
مُستقیم رستے کا
ضابطہ بھی دِکھلاؤں

طور اور عقیدہ بھی
پوچھتے ہو کیسا ہو
ہر قدم یہ کہتا ہوں
مصطفیٰ ؐ کے جیسا ہو

حال میں رہو پر تم
روشنی لو ماضی سے
عمرؓ سے علیؓ سے اور
حسنؓ سے بھی، رازی سے

سعد کو ،جگانے کو
پھر وبا نہ آئے گی
رحمتوں کی بارش میں
خلق جھومے گائے گی